بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ | ہفتہ ۲۵ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ۲۲ تبوک ۱۳۶۳ ہش ۲۲ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۱۶

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۲۰ ستمبر / تبوک۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"رات متلی کی وجہ سے بے چینی رہی۔ کمزوری بھی بہت ہے"

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت دعا کے بعد بے مثال لذت حاصل ہوتی ہے

یہ وہ لذت ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی

اسی دعا سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے

"جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حلِ مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے۔ لیکن جو شخص دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف منہ نہیں کرتا وہ ہمیشہ اندھا رہتا ہے اور اندھا مرتا ہے..... جو شخص روح کی سچائی سے دعا کرتا ہے وہ ممکن نہیں کہ حقیقی طور پر نامراد رہ سکے بلکہ وہ خوشحالی جو نہ صرف دولت سے مل سکتی ہے اور نہ حکومت سے اور نہ صحت سے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس پیرایہ میں چاہے وہ عنایت کر سکتا ہے۔ ہاں وہ کامل دعاؤں سے عنایت کی جاتی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے تو ایک مخلص صادق کو عین مصیبت کے وقت میں دعا کے بعد وہ لذت حاصل ہو جاتی ہے جو ایک شہنشاہ کو تختِ شاہی پر حاصل نہیں ہو سکتی۔ سو اسی کا نام حقیقی مرادیابی ہے جو آخر دعا کرنے والوں کو ملتی ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۹،۸)

"نادان خیال کرتا ہے کہ دعا ایک لغو اور بیہودہ امر ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ صرف ایک دعا ہی ہے جس سے خداوند ذوالجلال ڈھونڈنے والوں پر تجلی کرتا ہے اور انا القادر کا الہام ان کے دلوں پر ڈالتا ہے۔ ہر ایک یقین کا بھوکا اور پیاسا یاد رکھے کہ اس زندگی میں روحانی روشنی کے طالب کیلئے صرف دعا ہی ایک ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بخشتا اور تمام شکوک و شبہات دور کر دیتا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۱)

"یہ دعا اگرچہ بعالمِ ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے۔ مگر درحقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے۔ اور دعا کرنے کے وقت میں حضرتِ احدیت و جلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اس وقت وہ ہاتھ اس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی دعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۱۰)

-• مکرم عبدالستار صاحب خادم آف گوجرانوالہ کے والد محترم عبدالکریم صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور بغرض علاج سی ایم ایچ گوجرانوالہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر فہمیدہ منیر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

-• میری بیٹی عزیزہ طاہرہ بشریٰ اہلیہ مکرم میر عبدالباسط صاحب مربی سلسلہ عرصہ سے علیل ہے۔ کئی علاج کرائے گئے لیکن مرض میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ صحت بے حد گر گئی ہے۔ آج فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خون دیا جا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں نہایت ہی عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیزہ کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کریں۔ نیز اہلیہ بھی عرصہ سے بیمار ہیں ان کے لئے اور میری پریشانیاں دور ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(فتح محمد خان دارالنصر غربی ربوہ)

قرآن کریم کا بلند مقام

سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں ہر یک مخالف کو دکھلا سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علومِ حکمیہ اور اپنے معارفِ دقیقہ اور بلاغتِ کاملہ کی رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔

میں بار بار کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامات بنا دیتا ہے اور اسی کامل انسان پر علومِ غیبیہ کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی برکات میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا"

(انجام آتھم صفحہ ۳۴)

پبلشر: مسعود احمد ، طابع سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت روزنامہ الفضل ۔ دارالرحمت غربی ربوہ: قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۵ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ

۲۲ تبوک ۱۳۶۳ ہش

ایمان اور نیک اعمال کو ضائع ہونے سے بچانے کی اہمیت

اس میں شک نہیں دنیوی اور اُخروی فلاح کے لئے محض ایمان لانا کافی نہیں ہے بلکہ ایمان کے عملی تقاضوں کے مطابق اعمالِ صالحہ کا بجا لانا بھی ضروری ہے۔ ایمان صالحہ کے نتیجہ میں ہی ایمان کے ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ اعمال صالحہ کے بغیر ایمان بالکل بے ثمر رہتا ہے اسی طرح جو لوگ خدا تعالےٰ کی بھیجی ہوئی صداقت پر ایمان نہیں لاتے وہ اپنے طور پر خواہ کیسے ہی اعلیٰ درجہ کے نیک اعمال بجا لائیں وہ سب ضائع جاتے ہیں اور ان کا انہیں کوئی اجر نہیں ملتا بلکہ وہ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں مجرم قرار پانے کی وجہ سے سزا کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کی بجا آوری سے غافل رہتے ہیں یا دلی اخلاص کی بجائے محض دکھاوے کے طور پر نیکیاں بجا لاتے ہیں اللہ تعالےٰ نے انہیں خبردار کیا ہے کہ وہ کسی اجر اور ثواب کی توقع نہ رکھیں۔ ثواب یا اجر کا ملنا تو کجا ان کے لئے تو ہلاکت مقدر ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝

(سورۃ الماعون آیات ۵ تا ۷)

ترجمہ:۔ اور ان نمازیوں کے لئے بھی ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں (اور ان لوگوں کے لئے بھی ہلاکت ہے) جو (نیکیاں بجا لانے میں) دکھاوے سے کام لیتے ہیں۔

اسی طرح جو لوگ ایمان لانے سے تو منکر رہتے ہیں لیکن سمجھتے یہ ہیں کہ ہم ایمان لائے بغیر اپنے طور پر نیک اعمال بجا لا کر خدا کی خوشنودی حاصل کر لیں گے انہیں بھی اللہ تعالےٰ نے خبردار فرمایا ہے کہ ان کے نیک اعمال اکارت جائیں گے اور انہیں ان کا کوئی اجر اور ثواب نہیں ملیگا بلکہ وہ سزا کے مستحق قرار پائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝

(الکہف آیات ۱۰۴ تا ۱۰۷)

ترجمہ:۔ تُو (انہیں) کہہ کیا ہم تمہیں ان لوگوں سے آگاہ کریں جو اعمال کے لحاظ سے سب سے زیادہ گھاٹا پانے والے ہیں (یہ وہ لوگ ہیں) جن کی (تمام تر) کوشش اس دنیوی زندگی میں ہی گم ہو کر رہ گئی ہے (بایں ہمہ) وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ (جو کچھ کر رہے ہیں) اچھا کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے نشانوں اور اس سے ملنے کا انکار کر دیا ہے اس لئے ان کے (تمام) اعمال ضائع ہو گئے ہیں۔ قیامت کے دن ہم انہیں کچھ بھی وقعت نہیں دیں گے۔ یہ ان کا بدلہ (یعنی) جہنم اس وجہ سے ہوگا کہ انہوں نے انکار (کا طریق) اختیار کیا اور میرے نشانوں اور میرے رسولوں کو (اپنی) ہنسی کا نشانہ بنایا۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ رسولوں کا انکار کرنے والوں اور ان کے خلاف محاذ بنا کر ان کے درپے آزار ہونے والوں کے ظاہری نیک اعمال کے اکارت جانے کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ ۝

(آل عمران آیت ۲۲، ۲۳)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہیں اور بلا وجہ نبیوں کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔ نیز لوگوں میں سے انصاف کی ہدایت کرتے ہیں۔ انہیں بھی قتل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں دردناک عذاب کی خبر دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعمال اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ضائع ہو جائیں گے۔ اور ان کا کوئی بھی مددگار نہیں ہوگا۔

اور خاص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے منکروں کے انتہائی قابلِ اعتراض طرزِ عمل اور ان کے اعمال اکارت جانے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَسَيُحْبِطُ أَعْمَالَهُمْ (محمد آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور جو اللہ کے راستہ سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور ہدایت کی راہیں واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچائیں گے بلکہ اللہ عنقریب ان کے اعمال کو ضائع کر دے گا۔

یہی نہیں بلکہ ساتھ ہی خود ایمان لانے والوں کو بھی خبردار کیا کہ وہ سستی، غفلت، ریا وغیرہ کو اپنے قریب نہ آنے دیں اور کمال درجہ اخلاص اور نیک نیتی سے اللہ اور اس کے رسولؐ کے تمام احکام بجا لائیں اور اس طرح اپنے اعمال کو ضائع ہونے سے بچائیں چنانچہ فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ۝ (محمد آیت ۳۴)

ترجمہ:۔ اے مومنو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور (نافرمانی کے مرتکب ہو کر) اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔

الغرض اس میں تو شک نہیں کہ ایمان کے ثمرات سے انسان اُس وقت ہی متمتع ہوتا ہے جب وہ ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بھی بجا لائے لیکن ایمان والوں کو یہ امر فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ منکروں کے اعمال ہی ضائع نہیں ہوتے بلکہ سستی، غفلت، بے دلی اور ریا وغیرہ کا مظاہرہ کرنے کے نتیجہ میں خود ان کے نیک اعمال کے بھی ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس نے ہمیں خبردار فرمایا ہے کہ:۔

"انسان کو اپنے اعمال پر نازاں نہ ہونا چاہیئے کیونکہ اعمال حبط بھی ہو جایا کرتے ہیں نیکی کے ضائع کرنے کے واسطے ریاکاری ہے۔ دیکھو چندہ ہوتا ہے اگر فخر کے ساتھ دیا جائے تو سب خیرات ضائع ہو جائے گی وہ خدا کے لئے ہرگز نہ سمجھی جائیگی۔" (ایضاح الدین)

اور یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت اقدس نے ہمیں ہر قسم کی سستی، غفلت، کسل اور ریاء وغیرہ سے بچنے اور پورے خلوص نیت کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانے کی نہایت پُر زور الفاظ میں تلقین فرمائی ہے چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالےٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو، نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو۔ کیونکہ اگر سستی ہو تو وضو کرنا بھی ایک مصیبت معلوم ہوتا ہے چہ جائیکہ وہ تہجد پڑھے۔ اگر اعمال صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت علی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔ ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا۔ وہ یاد رکھے کہ خدا تعالےٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے اور کوئی آدمی جو دراصل اس جماعت میں نہیں ہے محض نام لکھانے سے اس جماعت میں نہیں رہ سکتا اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجاوے گا کہ وہ الگ ہو جائیگا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔" (بحر العرفان صفحہ ۴۲، ۴۳)

حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کا

زندہ معجزہ

(قسط آخر)

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سبحان اللہ وہ کیا نور تھا جس پر آج سے تیرہ سو برس پہلے قبل از وقت ظاہر کیا گیا کہ ..... وَيُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعٰى عَلَيْهَا یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنی کی سواری موقوف ہو جائے گی۔ پس کوئی ان پر سوار ہو کر اُن کو نہیں دوڑائے گا اور ریل کی طرف اشارہ تھا کہ اس کے نکلنے سے اونٹوں کو دوڑانے کی حاجت نہیں رہے گی اور اونٹ کو اس لیے ذکر کیا کہ عرب کی سواریوں میں سے بڑی سواری اونٹ ہی ہے۔ جس پر وہ اپنے مختصر گھر کا تمام اسباب رکھ کر پھر سوار بھی ہو سکتے ہیں ..... پس حاصل مطلب یہ تھا کہ اُس زمانہ میں ایسی سواری نکلے گی کہ اونٹ پر بھی غالب آجائے گی جیسا کہ دیکھتے ہو کہ ریل کے نکلنے سے قریباً وہ تمام کام جو اونٹ کرتے تھے اب ریلیں کر رہی ہیں پس اس سے زیادہ صاف اور منکشف اور کیا پیشگوئی ہوگی۔ چنانچہ اس زمانہ کی قرآن شریف نے بھی خبر دی ہے جیسا کہ فرماتا ہے وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ یعنی آخری زمانہ وہ ہے کہ جب اونٹنی بیکار ہو جائے گی اور وہ حدیث اور یہ آیت ایک ہی خبر دے رہی ہے۔"

("شہادت القرآن" صفحہ ۱۳۔ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول، یتقارب الزمان اور تزدی الارض یہی موٹر کاروں اور ریل گاڑیوں پر دلیل ہے اس لئے کہ ان ہی کے ذریعہ جو مسافت پاپیادہ اور جانوروں کے ذریعہ پہلے ایک ہفتہ میں طے ہوتی تھی۔ اب وہی مسافت آدھے دن میں قطع کی جاتی ہے۔ جو مسافت ایک سال میں قطع ہوتی تھی اب پندرہ دن سے بھی کم میں طے ہو جاتی ہے اسی طرح جہاں پہلے ایک دن لگتا تھا وہاں اب ایک گھنٹہ میں راستہ طے ہو جاتا ہے جیسا کہ ظاہر ہے اور ایسی ہی صراحت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے چنانچہ ترمذی میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان فتكون السنة كالشهر والشهر كالجمعة وتكون الجمعة كاليوم ويكون اليوم كالساعة وتكون الساعة كالضرمة بالنار۔ (الضرمة چنگاری۔ المعجم الاعظم۔ ترمذی)

ترجمہ:۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہانتک کہ زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گا تو سال مہینہ کی طرح ہو جائے گا اور مہینہ ایک ہفتہ کی طرح، اور ہفتہ ایک دن کے برابر، اور ایک دن ایک ساعت کی طرح اور ایک ساعت آگ کی چنگاری کی طرح۔

اور احمد نے روایت کیا (فی مسندہ والطحاوی فی مشکل الآثار من حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تقوم الساعة حتى يتقارب الزمان فتكون السنة كالشهر ويكون الشهر كالجمعة وتكون الجمعة كاليوم ويكون اليوم كالساعة وتكون الساعة كاحتراق السعفة (مسند امام احمد)

ترجمہ۔ قیامت نہ ہوگی حتی کہ زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہو جائے گا اور ایک سال ایک مہینہ کی طرح ہو جائے گا۔ اور مہینہ ہفتہ کی طرح اور ہفتہ ایک دن کی طرح اور ایک دن ایک ساعت کی طرح اور ایک ساعت اتنی کہ کھجور کی سوکھی ہوئی شاخ جل جائے۔

ابو یعلیٰ نے بھی اسی طرح روایت کیا مگر وہاں الفاظ یہ ہیں:۔

ويكون اليوم كاحتراق الخرمة

اور ایک دن ایسے جیسے کہ سوکھی ہوئی شاخ کا جل جانا۔

اصل میں یہاں راوی نے بھولنے کی وجہ سے اختصار کیا ہے اور ان کے حافظہ سے ذکر ساعت نکل گیا ورنہ درحقیقت یہ وصف تو ساعت کا ہے۔ جیسا کہ ماسبق میں ہے۔

اسی طرح زمین کا سکڑ جانا یعنی بعض کا بعض سے مل جانا۔ مراد یہ ہے کہ موٹروں اور گاڑیوں کے ذریعہ شہر اور گاؤں ایک دوسرے کے قریب ہو جائیں گے۔ آج بہت سے تاجر ایک شہر میں رہتے ہیں اور ان کی دکان دوسرے شہر میں ہوتی ہے اس کے باوجود یہ تاجر روزانہ اپنے گھر سے ان لوگوں کی طرح دکان آتے جاتے ہیں جو اسی شہر میں رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ قاہرہ میں رہتے ہیں اور وہ اسکندریہ میں کسی محکمہ کے آفیسر ہیں تو وہ روزانہ اپنے محکمہ میں جاتے ہیں۔ اور دن کے آخری حصہ میں گاڑیوں وغیرہ پر اپنے گھر لوٹتے ہیں حالانکہ ان شہروں کے درمیان کم از کم ایک ہفتہ کا راستہ ہے تو اس طرح زمین سکیڑ دی گئی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جیسا کہ دوسری احادیث میں ان کی تصریح آئی ہے۔

احمد نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لا تقوم الساعة حتى تظهر الفتن ويكثر الكذب ويتقارب الاسواق ويتقارب الزمان۔ (الحدیث مسند احمد)

ترجمہ:۔ قیامت قائم ہونے سے پہلے فتنے ظاہر ہوں گے۔ جھوٹ کی کثرت ہوگی۔ بازار اور زمانہ ایک دوسرے سے قریب ہو جائیں گے۔

احمد نے ایک اور حدیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

لا تقوم الساعة حتى تعود ارض العرب مروجا وانهارا وحتى يسير الراكب بين العراق ومكة لا يخاف الا ضلال الطريق (الحدیث مسند احمد ص ۳۷ الجزء الثانی)

ترجمہ:۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین عرب دوبارہ چراگاہیں اور نہریں بن جائے گی اور یہاں تک کہ عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرنے والا سوائے راستہ بھولنے کے کسی اور چیز کا خوف نہ کرے گا۔

تو اب عراق سے مکہ جانے والے لوگ بے خوف و خطر موٹروں اور بسوں وغیرہ کے ذریعہ ہی جاتے ہیں جیسا کہ مشاہدہ ہے اس سے قبل قاصد مدینہ سے عراق جایا کرتے تھے۔ لیکن طویل مدت اور بڑی مشقت اٹھانے کے بعد پہنچتے تھے اس کے علاوہ گرمی اور پیاس وغیرہ کا خوف بھی ہوتا تھا۔ لیکن آج یہ تمام تکالیف زائل ہو چکی ہیں اور سوائے راستہ بھٹکنے کے اور کوئی خوف نہیں ہے یہ خوف بھی ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں ان جنگلات اور ریگستانوں میں سفر کی عادت نہیں ہے اس لئے کہ مدینہ اور عراق کے درمیان راستہ کبھی صحیح اور معین نہیں رہا کہ اس راستہ پر چلنے والا راہ بھٹکنے سے محفوظ رہے۔

اور زمین عرب میں چراگاہوں اور دریاؤں کا وجود نظام مواصلات کے ذریعہ عرب کے بہت حصوں میں ہوا ہے۔ جو شخص مکہ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینہ اور جدہ اور مکہ کے درمیان سفر کرے تو وہ یہ دیکھے گا کہ حجاز بھی ایسا ہی ہوتا جا رہا ہے۔

اس سے زیادہ صراحت وہ ہے جس کو دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں (اخبرنا الکتانی ثنا یعقوب بن ابراھیم البزاز ثنا علی بن مسلم ثنا ابن ابی فدیک عن عبد اللہ بن ابی یحیی عن سعید بن ابی ھند عن ابی ھریرۃ) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لا تقوم الساعۃ حتی یخرج الناس من المدینۃ الی الشام یبتغون فیہ الصحۃ (مسند الفردوس)

ترجمہ:۔ قیامت قائم نہ ہو گی۔ حتی کہ لوگ صحت برقرار رکھنے کے لئے مدینہ سے شام کی طرف جایا کریں گے۔

اس حدیث شریف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تین وجوہ سے معجزہ ثابت ہے

① اس میں ریل گاڑی اور موٹروں وغیرہ کی طرف اشارہ ہے کیونکہ یہ بات عقل میں نہیں آتی کہ شہر کے اکثر رہنے والے صحت اور تندرستی کے لئے بیس دن کا تکلیف دہ سفر اونٹوں پر طے کریں؟ ان لوگوں کو اتنی طاقت بھی نہیں ہے! ہاں بعض وہ لوگ جنہیں وہاں جانا انتہائی ناگزیر ہوجاتا ہے۔ وہی اس مشقت کو برداشت کرتے ہیں اور مدینہ منورہ کے لوگ جو خود فراخی عیش کو چاہتے ہیں صحت کی تلاش میں مدینہ منورہ سے شام تک سفر اونٹ پر کیسے کریں گے جبکہ اونٹ کے ذریعہ سفر میں انتہائی تکلیف اور مشقت اٹھانا پڑتی ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف اشارہ فرما رہے ہیں۔ کہ یہ سفر موٹروں، بسوں اور ریل گاڑیوں کے ذریعہ ہوگا۔ جن کی وجہ سے لوگوں کو طلب صحت، تفریح طبع اور سیر و سیاحت کے لئے مدینہ سے شام جانا آسان ہوجائے گا۔

۲۔ اس طرف اشارہ ہے کہ ریل کی پٹڑی مدینہ منورہ تک آئے گی اور ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا۔ اور شام سے مدینہ منورہ تک ریل کی پٹڑی ڈالی گئی۔ حکومت ترکی کے زمانہ میں اس راستہ پر ریل گاڑی چلتی رہی یہاں تک کہ پہلی جنگ عظیم میں جب ترکی اور عرب حجاز میں جنگ ہوئی تو ترکوں نے اس کی پٹڑی کو اکھیڑ دیا اس طرح یہ ریلوے لائن معطل ہوگئی اور آج تک اس کو دوبارہ قائم کرنے پر بحث ہی ہو رہی ہے۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ لوگ صحت کے لئے مدینہ سے شام کی طرف جایا کریں گے واقع کے مطابق ہے چنانچہ لوگ سیر و تفریح کے لئے مدینہ سے شام جاتے ہیں۔ خصوصاً موسم گرما میں۔

دوسری احادیث میں بھی موٹر کاروں کا ذکر آیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اونٹ کے کجاووں سے تشبیہ دی ہے ایک اور روایت میں گھوڑے کی بڑی زین سے تشبیہ دی ہے۔ بلکہ ان لوگوں کی طرف اشارہ بھی فرمایا اور بعض وہ مقامات معین فرمائے جہاں یہ کار والے ٹھہرا کریں گے۔ مثلاً جب جمعہ کی نماز کے لئے کاروں میں لوگ جاتے ہیں تو کاریں مساجد کے دروازوں پر کھڑی کرتے ہیں۔ اور قوم کی عورتوں کے اوصاف بھی بیان فرمائے۔ جو ان کاروں کی مالک ہوں گی۔ اور ایسے لباس پہنیں گی جو عورتوں نے کبھی نہ پہنے ہوں۔

اس قسم کے لباس عورتوں میں اس وقت عام ہوئے جب موٹریں ایجاد ہوئیں۔ فرنگیت ظاہر ہوئی اور بدعت میں انگریز کی تقلید شروع کر دی گئی۔ یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عجیب معجزات سے ہے گویا کہ آپ عیاناً اور مشاہداً ان کی خبر دے رہے ہیں۔ احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا (من حدیث عبد اللہ بن عمرو العاص قال سمعت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"سیکون فی آخر امتی رجال یرکبون علی السروج کأشباہ الرحال ینزلون علی ابواب المساجد نساؤھم کاسیات عاریات علی رؤسھن کأسنمۃ البخت العجاف العنوھن فانھن ملعونات" (مسند احمد)

ترجمہ:۔ میری آخر امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو کجاووں کی مانند زینوں پر سواری کریں گے اور مساجد کے دروازوں پر اترا کریں گے۔ ان کی عورتیں پہن کر بھی عریاں معلوم ہوں گی۔ ان عورتوں کے سروں پر کمزور اونٹوں کے کوہان کی مانند کوئی چیز ہوگی۔ انہیں لعنت کرو کیونکہ یہ سب عورتیں ملعون ہیں۔

حاکم نے اسے مستدرک میں روایت کیا ہے مگر "علی السروج" کی جگہ "یرکبون علی المیاثر" ہے (المستدرک ص۴۳۶ ج ۴) اور اسی حدیث کے آخر میں "میاثر" کی تفسیر "سروج" سے کی ہے۔

حاکم نے کہا کہ بخاری اور مسلم کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے۔

وہ عورتیں جو پہننے کے باوجود عریاں معلوم ہوتی ہیں، یورپی لباس پہنتی ہیں اور اس میں ہیٹ بھی ہوتا ہے اسی ہیٹ کو جس کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے کوہان سے تشبیہ دی ہے اس سے پہلے ایسی عورتیں زمانہ میں نہیں تھیں۔ ان کے مرد جو آج بڑی بڑی کاروں کے مالک ہیں۔ یہ کاریں وہی ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے کجاووں اور بڑی بڑی زین سے تشبیہ دی ہے یہ کاریں چھوٹی بڑی مختلف ماڈل اور مختلف شکلوں کی ہوتی ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجدوں میں جاتے ہیں اور اپنی کاریں مسجدوں کے دروازے پر چھوڑ دیتے ہیں یہ حدیث موٹروں کے بارے میں بالکل صریح ہے۔

اس کے علاوہ بعض اور احادیث میں ان چیزوں کی طرف اشارہ ہے مثلاً وہ احادیث جن میں خبر دی گئی کہ آخر زمانہ میں تجارت عام ہوجائے گی۔ یہاں تک عورتیں تجارت کریں گی بلکہ عورتیں مردوں کو تجارت کے کام پر لگائیں گی۔ اور ایسا بہت ہو رہا ہے۔ جس کا ذکر آگے آئے گا۔ کیونکہ تجارت کے اس قدر پھیلنے کی وجہ یہی ہے کہ عورتیں اس میں بکثرت داخل ہوگئیں اور اپنے شوہروں کی بجائے خود تجارت کرتی ہیں اور مال ایک شہر سے دوسرے شہر لے جاتی ہیں جیسا کہ مغربی ممالک میں آج کل ہو رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ان ہی موٹروں اور بسوں کے ذریعے ہوا کہ جن کی وجہ سے عورتوں کو تجارت کرنا آسان ہوگیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر رباط سے کوئی بس چالیس مسافروں کو لے کر "طنجہ" جاتی ہے یا "طنجہ" سے "تطوان" جاتی ہے تو اس میں اکثر مسافر تاجر عورتیں ہوتی ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات ٹرام میں صرف عورتیں ہی ہوتی ہیں اور ٹرینوں اور بسوں میں کبھی سوائے عورتوں کے کوئی سفر نہیں کرتا۔ جیسا کہ ہم نے کئی مرتبہ مشاہدہ کیا ہے۔ مقصد یہ کہ ان عورتوں کو اتنی آسانی صرف جدید سواریوں کے ذریعہ حاصل ہے۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوتیں تو عورتیں گھروں میں بیٹھی رہتیں جیسے کہ آج سے پہلے تھا۔ اور جیسا کہ ہر ایک کو معلوم ہے۔"

("اسلام اور عصری ایجادات" صفحہ ۲۰ تا ۲۳)

درخواستہائے دعا

مکرم مولوی خلیل احمد صاحب مربی میرالیون کے والد مکرم چوہدری نادر علی صاحب کچھ عرصہ سے صحت میں بہت انحطاط محسوس فرما رہے ہیں۔ اندریں صورت وہ قارئین کرام کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی کے ساتھ فعال زندگی گزارنے کی توفیق دے (وکیل المال اول)

- میری اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ لندن میں بوجہ درد گردہ اور بخار سے بیمار ہیں۔

(مسعود احمد خورشید۔ کراچی)

- خاکسار کی بچی بعمر آٹھ ماہ کی بائیں ٹانگ میں دو جگہ فریکچر ہوگیا تھا آج کل میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

(ملک خالد محمود۔ المحمود اقصیٰ روڈ ربوہ)

- خاکسار کے چھوٹے بھائی چوہدری محمد اعظم صاحب آف سمبڑیال سولہ ماہ سے مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہیں۔ نیز مکرم بشیر احمد صاحب بھیروی کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ۱۸ ستمبر کو ایک حادثہ پیش آگیا ہے ٹانگ پر فریکچر ہوگیا ہے اور چوٹیں بھی آئی ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی صحت بھی چند دنوں سے خراب ہے، (مظفر حسین صاحب دارالیمن غربی ربوہ)

(احباب ان سب کے لیے دعا کریں)

ضروری اعلان برائے لجنات

تمام لجنات اپنی اپنی مجلس کی سالانہ رپورٹ ۱۰ اکتوبر سے قبل بھجوا دیں۔ رپورٹ کی دو نقول دستی بھجوائی جائیں۔

جزاک اللہ!

(جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تکبر

اعمال صالحہ کو ضائع کرنیوالی بدائی

(مکرم محمد انوار الحق مجاہد۔ گنج مغلپورہ لاہور)

مادیت کے اس دور میں جبکہ نفسا نفسی کا عالم ہے آج کا انسان مختلف برائیوں میں مبتلا ہے دنیا کا ہر شخص بے چین اور بے قرار نظر آتا ہے اسے اپنی منزل نظر نہیں آتی۔ اس کے دل کو سکون اور راحت کے لمحات میسر نہیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے اسے اپنے جھوٹے وقار کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے مختلف حیلے بہانے سوچنے پڑتے ہیں۔ کسی کی عزت کسی کا وقار اس کے پیش نظر نہیں ہوتا۔ اُسے تو صرف ایک لگن ہوتی ہے کہ سوسائٹی میں اپنے مرتبہ اور مقام کو خاص اہمیت حاصل ہو مجھے کسی سے کوئی سروکار نہیں۔ ان تمام برائیوں کو اگر اکٹھا کیا جائے تو جو نتیجہ نکلتا ہے اسی کو تکبر کہتے ہیں۔ تکبر ایسا قبیح اور مکروہ فعل ہے جو اللہ تعالےٰ کو سخت ناپسند ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مختلف مقامات پر تکبر سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ تکبر ہی نیک اعمال کو ضائع کرنے والی برائی ہے۔ تکبر ایک ایسی بُری چیز ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے مبعوث کردہ ماموریں کو ماننے اور ان پر ایمان لانے میں روک بنتا ہے۔

تکبر ہی تھا جس نے فرعون کو ہلاک کیا۔ کیونکہ وہ حضرت موسےٰ اور حضرت ہارون علیہما السلام کی تکذیب کرتا تھا۔ بلعم بھی اسی لئے ہلاک ہوا کہ اس نے تکبر کیا تھا۔ ابلیس بھی اسی وجہ سے ہمیشہ ہمیش کے لئے راندہ درگاہ الٰہی ہوا کہ وہ اللہ کے سامنے متکبرانہ انداز میں پیش ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ اعمال کی حفاظت کے لئے تکبر سے بچتے رہنا ہی بہتر ہے۔ اللہ تعالےٰ کے ماموریں ہمیشہ ہی اپنے متبعین کو تکبر سے بچنے کی تاکید فرماتے رہے۔ قرآن کریم نے حضرت لقمان کے واقعہ کو جس انداز میں پیش کیا ہے اس سے واضح سبق حاصل ہوتا ہے۔ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو تکبر سے بچنے کی تلقین فرمائی۔

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا
اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ
وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۝

یعنی اے مخاطب! زمین پر تکبر سے نہ چل تو زمین کو نہیں پھاڑ سکے گا۔ اور پہاڑ کی بلندی تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جبکہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرض یہ کہ تکبر کے کئی چشمے ہیں۔ اور مومن کو چاہیئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر کو ظاہر کرنے والا ہو۔" (ملفوظات جلد ششم)

پھر فرمایا:۔

"تکبر کے کئی رنگ ہیں۔ تکبر اولاد کے سر پہ بھی ہوتا ہے۔ تکبر دولت سے بھی ہوتا ہے۔ تکبر علم کے بل بوتے پر بھی ہوتا ہے۔ تکبر اقتدار کے نشے میں بھی ہوتا ہے۔ تکبر خاندان اور ذات پات پر بھی ہوتا ہے۔ تکبر صحت و تندرستی کے نشے میں بھی ہوتا ہے۔"

حضرت اقدس ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رسوا کرتی ہے۔ خدا تعالےٰ کا رحم ہر ایک موحد کا تدارک کرتا ہے مگر متکبر کا نہیں۔ شیطان بھی موحد ہونے کا دم مارتا تھا۔ مگر چونکہ اس کے سر میں تکبر تھا اور آدم کو جو خدا تعالےٰ کی نظر میں پیارا تھا جب اس نے توہین کی نظر سے دیکھا اور اس کی نکتہ چینی کی اس لئے وہ مارا گیا اور طوق لعنت اسکی گردن میں ڈالا۔ سو پہلا گناہ جس سے ایک شخص ہمیشہ کے لئے ہلاک ہوا تکبر ہی تھا۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۵۹۸)

جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقاب خدائے جہان سے

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس اپنی پیاری جماعت کو تکبر سے بچنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کوئی چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے۔ ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے سو تم اے عزیزو! ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالےٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تضحیک کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۴-۲۵)

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

پھر فرماتے ہیں:۔

"تم اس کی جماعت ہو جن کو اس نے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چنا ہے۔ جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا وہ اس جماعت سے کاٹا جائے گا اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤ گے۔"

(راز حقیقت صفحہ ۴)

اللہ تعالےٰ ہم سب کو قرآن کریم کے ارشادات اور حضرت اقدس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے اور تکبر جیسی بُری بلا سے نجات دے۔ آمین

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتاکم بالخیر

محترمہ سکینہ بیگم مرحومہ

از مکرم اقبال حیدر یوسفی صاحب

خاکسار کی خوشدامن صاحبہ محترمہ سکینہ بیگم اہلیہ مکرم کرم الٰہی صاحب آف ناصر آباد سندھ مورخہ ۹ جون ۱۹۸۴ء کو طویل علالت کے بعد ۷۵ سال کی عمر میں حیدر آباد میں انتقال کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ گزشتہ دو سال سے کینسر میں مبتلا تھیں۔

مرحومہ بہت صابر و شاکر اور اخلاقِ حسنہ کی مالک خاتون تھیں اور یہی بھی ہمیشہ صبر اور دعاؤں کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ علالت کے دوران میں نے انکو کبھی مایوس نہیں دیکھا۔ اپنے آخری ایام میں جبکہ وہ شدید تکلیف میں مبتلا تھیں تو تیمارداری کو آنے والے سب احباب سے دعا کی درخواست کیا کرتی تھیں اور فرداً فرداً سب کے حالات معلوم کرتیں۔

مرحومہ کو حضرت اقدس مسیح موعود و جماعت احمدیہ اور خاندان حضرت اقدس سے والہانہ محبت و عقیدت تھی۔ خلفائے مسیح موعود جب بھی ناصر آباد سندھ تشریف لاتے تو ان کے گھر میں مہمانوں کا تانتا بندھ جاتا بلا لحاظ اس کے کہ آنے والا عزیز رشتہ دار ہے یا نہیں۔ ان کو جانتی ہیں یا نہیں۔ صرف اتنا ہی کافی ہوتا کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کے مہمان ہیں ان کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتی تھیں۔ سارا دن وہ خود اور ان کی بیٹیاں کھانا پکاتی رہتیں اور حضرت امام جماعت کے دیدار کو آنے والے مہمانوں کی خدمت کرتی رہتیں۔ یہ سلسلہ فجر کی نماز کے وقت سے شروع ہوتا اور رات گئے تک جاری رہتا۔ اس سال کے شروع میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ناصر آباد سندھ تشریف لائے تو علالت کے باعث ناصر آباد نہ جا سکیں۔ باوجود علالت اور شدید تکلیف کے اپنے تمام بچوں اور خاوند کو ناصر آباد بھجوا دیا کہ جاؤ حضرت صاحب کے مہمانوں کی خدمت کرو اور انکو احساس نہ ہونے دینا کہ سکینہ بیمار ہے۔ اور ان کی خدمت نہیں ہو سکی اور کہا کہ جب تک حضرت صاحب ناصر آباد قیام فرما ہیں تم میں سے کسی نے بھی واپس نہیں آنا خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اور دیکھو حضرت صاحب کے مہمانوں کو کوئی تکلیف نہ ہو اور ان کی خدمت میں کوئی کمی نہ ہو۔

مرحومہ کی ہمیشہ کوشش رہی کہ وہ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلائیں اور اس مقصد میں کسی حد تک کامیاب بھی ہوئیں۔ اپنے ایک بیٹے عقیل احمد کو ایم بی بی۔ ایس کروانے کے بعد زندگی وقف کرنے کی خواہش ظاہر کی تو سعادت مند بیٹے نے ایسا ہی کیا۔

مرحومہ غریبوں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ اور اپنی حیثیت کے مطابق مدد کیا کرتی تھیں۔ کسی کو علاج کے لئے پیسے دے دیتیں۔ کسی کی بیٹی کی شادی کے موقعہ پر اس کی مدد کر دیتیں اور یہ عنایت صرف اپنوں پر ہی نہ تھی بلکہ جو بھی مستحق ہوتا اس کی حتی الوسع مدد فرماتیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں رفیقہ بیگم (خاکسار کی اہلیہ) جمیلہ بیگم اہلیہ محمد یونس صاحب نعیمہ بیگم اہلیہ رشید احمد صاحب اور طاہرہ بیگم صاحبہ اور چھ بیٹے رفیق احمد صاحب بی۔ ایس سی آنرز ایگریکلچر نسیم احمد صاحب بی ای الیکٹرک جونیئر انجینئر واپڈا حیدر آباد عقیل احمد ایم بی بی ایس (واقف زندگی) طاہر احمد، شاہد احمد اور راشد احمد چھوڑے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ دے آمین

مقابلہ مضمون نویسی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

شعبہ تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے سہ ماہی چہارم میں مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ" مقرر کیا گیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال اس مقابلہ میں شریک ہوں۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنہ ربوہ میں سے تحریکِ جدید میں نمایاں قربانی پیش کرنے والی خواتین

۱۔	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ	۱۷۵۰/- روپے
۲۔	" " طاہرہ صدیقہ صاحبہ	۵۵۰/- "
۳۔	" " " منجانب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ	۴۵۰۵/- "
۴۔	حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ	۷۰۰/- "
۵۔	مکرمہ نمود سحر صاحبہ بنت بشیر احمد صاحب	۵۰۰/- "
۶۔	" بلقیس اختر صاحبہ اہلیہ چوہدری عبدالقادر صاحب	۱۰۰۰/- "
۷۔	" بشریٰ بیگم صاحبہ " عبدالغفور صاحب بھٹی	۵۰۰/- "
۸۔	" نذیر بیگم صاحبہ " عبدالعزیز صاحب باجوہ	۵۰۰/- "
۹۔	" حبیبہ دلشاد صاحبہ " شیخ انور مجید صاحب	۸۶۰/- "
۱۰۔	" امۃ الرشید صاحبہ " ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب	۶۰۰/- "
۱۱۔	" شمیم سرور صاحبہ " شبیر احمد صاحب	۵۰۰/- "
۱۲۔	" مسز آغا عبداللہ صاحب	۵۰۰/- "
۱۳۔	" فرحت نسیم صاحبہ اہلیہ ماسٹر ابراہیم صاحب	۵۰۰/- "
۱۴۔	" جمیلہ قربان صاحبہ " قربان حسین شاہ صاحب	۶۶۲/- "
۱۵۔	" امینہ لقمان صاحبہ " لقمان احمد صاحب	۵۰۰/- "
۱۶۔	" صغریٰ ناصر صاحبہ " ناصر احمد صاحب	۵۰۵/- "
۱۷۔	" سعیدہ احسن صاحبہ	۵۱۰/- "

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل)

ننھی مجاہدات وقفِ جدید (دفتر اطفال) ضلع کراچی

-: قیادت نمبر ۴ :-

گلشن احمد :- عنبرین نسیم۔ پروین اختر۔ منصورہ رشید۔ نعمانہ حمید۔ خولہ سلیم۔ طاہرہ مبشر

عزیز آباد :- تبسم علوی۔ شہلا علوی۔ مبارکہ عفت، عطیہ نصرت، سلمیٰ اسمٰعیل، امۃ العزیز، امۃ الحفیظ، نفیسہ لقمان، امۃ الرؤف، مبارکہ اسمٰعیل۔ سعدیہ راحیلہ، ہدیٰ لقمان۔

النصرت :- امۃ القدوس جمیلہ۔ انجم صدیقہ، دردانہ منظور، رفعت اقبال، نصرت جہاں شگفتہ خالد، تبسم صدیقہ، رضیہ برکات۔

دستگیر :- سائرہ منور۔ آسیہ پروین، شاذیہ ناز، فوزیہ شہازی، شمائلہ منصور، حفصہ احمد۔ فرحانہ جبیں، تبسم انور، صائمہ کنول، خالدہ ارشاد۔ منورہ سلطانہ، حمیرہ کوکب، عائشہ صدیقہ، عارفہ نعیم۔

حسن اسکوائر :- عائشہ مظہر، غزالہ نازنین، درثمین پراچہ، صائمہ اخلاق،

گلستان :- فرح افضل، ناجیہ مبارک، مہ ناز ظفر، فوزیہ احمد۔

گلشن اقبال :- طیبہ کرامت، امۃ الودود تاثیر، رفیعہ بشریٰ، سارہ مبشرہ، امۃ الحفیظ زجاجہ، رفیعہ خلیل، آمنہ۔

گوہر آباد :- عطیۃ العلیم ذکیہ، عطیہ نفیس، عظمیٰ رزاق۔ دلشاد۔

-: قیادت نمبر ۵ :-

منصورہ بشیر۔ راشدہ بشیر۔ شاہدہ بشیر، شاذیہ جعفر، شائستہ ناصر روبیکہ ارشد، شاذیہ ارشد، سیدہ امۃ الرزاق، صبا نصیر، سعدیہ ضیاء صبا افتخار۔

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ٹائپ، شارٹ ہینڈ سیکھ کر آپ اچھا مستقبل بنا سکتے ہیں! (مہتمم صنعت و تجارت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رضائے الٰہی کے حصول کی ایک اہم راہ

وقفِ عارضی

قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالےٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

آج ہی اپنا نام پیش کر کے دفتر کو ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اس قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقفِ عارضی ربوہ)

ضروری اعلان برائے نادہند مجالس چندہ ممبری ناصرات

مجالس کو چٹھیوں کے ذریعہ بار بار یاد دہانی کروائی جا چکی ہے کہ مندرجہ ذیل مجالس نے امسال چندہ ممبری ناصرات بالکل ادا نہیں کیا (جو نہایت افسوسناک ہے) یا ناصرات کا چندہ لاپروائی سے لجنہ کے چندہ کے ساتھ مرکز کو بھجوا دیا ہے اور اس کی الگ وضاحت نہیں کی لہذا چندہ لجنہ کی مد میں جمع ہو گیا تمام نادہند مجالس جلد اپنا بجٹ ستمبر کے آخر تک پورا کریں۔ وقت بہت کم ہے اعلان کروا دیا ہے اگر انہوں نے بھجوا دیا ہے تو حوالے کے ساتھ لکھیں۔

(قسط آخری) (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

قلعہ جے سنگھ، کوٹ شیرا، کوٹ تارڑ، کامونکے، کوٹ لالہ، کوٹ ہرا، کوٹ مرزا جان، گجھیک، گکھڑ منڈی، گوندلاں والا، لوہری والا۔ مدرسہ چھٹہ، منڈیالہ وڑائچ، موہلنکے چھٹہ، مہے چھٹہ۔ موہن پور ڈوگرہ، نوشہرہ ورکاں، نوین کے، انور آباد ضلع لاڑکانہ، کھنڈو گوٹھ جام خان چانڈیاں، گور گیج۔ سن باڈہ، نصیر آباد، اڈہ چھبل، اصل گبرو کے باٹا پور، موہلن، نانوں ڈوگر پانڈو گجر۔ لدھیکے نیوی۔ چک ۹۳ ٹی۔ڈی۔اے لبہ چک ۶۲۰ ٹی۔ڈی۔اے، چک ۳ ایم۔اے منظور گڑھ، اسماعیل آباد، ضلع ملتان۔ امین پور۔ چک ۵ داکھانہ۔ علی پور قطب پور لودھراں، مہدی رتا۔ بھڑکا۔ میر پور۔ نگیال دتیال، دوڑ۔ سکرنڈ، رحمان آباد، قمر آباد کنڈیارو، کوٹ امام بخش، گوٹھ عبدالسلام عمر، جمال پور۔ چک ۳۷۳ ای۔بی، چک ۴۹۳ ای۔۳ وہاڑی، ہزارہ، داتا، چک ۶۴۶ ضلع فیصل آباد، چک ۴۰ جے۔بی۔ حویلی لکھا۔ چک ۳ ایم۔ڈی، چک ۲ ایم۔اے۔بی، دیپال پور، منڈی ہیرا سنگھ، ایل پلاٹ، بصیر پور، چک ۳۶ ایم۔ڈی۔ چک ۱۵ ڈی۔بی ضلع میانوالی، گڑھ مور ضلع جھنگ، چک کودوالہ، چک ۹۴ جے۔بی ابادان ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ چک ۴۲۶ جے۔بی چک ۱۶۳ ای۔ڈی وہاڑی، کرتو پنڈوری، کوٹ رحمت خان، چک ۴۷ ٹی۔ڈی۔اے، چک ۴۹ ایم۔ایل، چک ۷۰ ٹی۔ڈی۔اے، چک ۱۰۹ جے۔بی نرائن گڑھ، تاندیانوالہ، جڑانوالہ، چک جھمرہ، چک ۲۷ کلاں چک ۵۲ جے۔بی، چک ۵۵ جے۔بی، برج چک ۵۷ گھیالہ۔ چک ۶۰ کھیم سنگھ والا، چک ۶۰ شہباز پور، چک ۶۶ دھاندرہ، چک ۶۷ جے۔بی مابل کلاں، چک ۷۲ جے۔بی باہمنی والا، چک ۸۶ جے۔بی، دھول ماجرہ۔ چک ۸۷ جے۔بی، چک ۱۰۰ جے۔بی روڈھا چک ۱۰۲ بڑھے والا۔ چک ۱۰۸ چودھری والا، چک ۱۰۹ آر۔بی روڈھا، چک ۱۲۵ لدھڑ، چک ۱۲۶ پہاڑنگ، چک ۱۳۲ آر۔بی، چک ۱۳۲ آر۔جی۔بی، جوگنڈا سنگھ والا، چک ۱۳۷ جی۔بی چک ۱۴۷ آر۔بی گھمی، چک ۱۴۶ آر۔بی کھیوہ، چک ۱۹۵ آر۔بی جندانوالہ، چک ۲۰۳ آر۔بی مانا والہ، چک [illegible] جی۔بی نورتی نگلی، چک ۲۱۰ جی۔بی، چک ۲۱۹ آر۔بی، کنڈا سنگھ والا چک ۲۲۶ جی۔بی، چک ۲۶۶ آر۔بی، کھڑیانوالہ، چک ۶۶ آر۔بی، صابو آنہ، چک ۳۸۸ جے۔بی چک ۴۷۱ جی۔بی، چک ۵۲۰ جی۔بی، چک ۵۵۹ جی۔بی، چک ۴۶۳ جی۔بی مشرقی، چک ۲۲ چک ۵۹۱ جی۔بی، چک ۶۴۴ جی۔بی، چک ۶۴۸ جی۔بی، جوڑہ، مصطفےٰ آباد، آرام باڑی کوٹلی۔ سریاب بیل کانونی، شیخ ماندہ، بزرگوال ضلع گجرات، بوریانوالی، بھلیر انوالہ، بارموسی پٹیالہ ساہیاں۔ جسوکی، دیونا ماجرا، پتوکی۔ دھیر کے کلاں، رجوعہ، سوک کلاں، عالمگڑھ، کوٹلی افغاناں، کیرانوالہ چاکانوالی، گجرات شہر، چک ۱۲۴ ج سرگودھا، جاہن چھنی جاناں۔ چیانوالی، حافظ آباد، ڈھونیکے۔ ڈاہرانوالی،

ارشاداتِ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود

مخالفوں کا ہم صحبت انسان ہماری جماعت میں سے نہیں ہے:-

"اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعلساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

گناہ زہر ہے۔ زہر کھانے والا مرتا ہے:

"یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو سچ در سچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز پا نہیں سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔"

خوش قسمت لوگ:

"کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔" (کشتی نوح صفحہ ۴)

(نظارت اصلاح وارشاد)

پتے درکار ہیں

۱۔ مکرمہ عائشہ بی بی زوجہ کرم دین وصیت نمبر ۱۱۰۸۷ قادیان۔ بھارت

۲۔ مکرم محمد تیم صاحب والد محی الدین صاحب نمبر ۱۰۹۲۴ سابقہ سکونت منٹگمری (سری لنکا)

۳۔ زیب النساء بیگم صاحبہ زوجہ عبد السبحان صاحب ۱۰۹۲۵ سابقہ سکونت قادیان

۴۔ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت محمد بخش وصیت نمبر ۱۱۰۲۱ سابقہ ادرحمہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔

اگر کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو یا خود موصی صاحبان یہ اعلان پڑھیں یا سنیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات بابت چندہ جات

اس سال مندرجہ ذیل نئی قائم ہونے والی لجنات کی طرف سے باوجود بار بار کی یاد دہانی کے ابھی تک چندہ ممبری لجنہ۔ اجتماع لجنہ۔ خدمتِ خلق۔ ناصرات ممبری۔ اجتماع ناصرات۔ موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم تمام ایسی لجنات اپنے تمام چندہ جات ۳۰ ستمبر تک دفتر لجنہ مرکزیہ بھجوانے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد آنے والا چندہ اس سال کے حساب میں شمار نہ ہو سکے گا۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ملتان ضلع: چک ۳۶۶۔ بی۔آر۔ چاہ بھاگروال، چاہ احمدیہ والا، چاہ گھنے والا۔

ضلع میانوالی:۔ چک ۱۵ ڈی۔بی چک ۱۶۔ ایم۔ایل۔ ضلع وہاڑی چک ۱۶۳ ای۔بی۔

ضلع پشاور:۔ چارسدہ، لیجینی پایاں۔ ضلع سیالکوٹ: کوٹ گوندل، پسرور۔ فیصل آباد: موجیت

جدید:۔ ٹنڈو بھاگو، خلیفہ قاسم، صابن دستی۔

اوکاڑہ:۔ حویلی لکھا ۳، ۵، پی۔ایچ۔ ۲، ۱، آر۔اے۔ دیپال پور، منڈی ہیرا سنگھ ایل پلاٹ، بصیر پور۔ ۳۶۔ ۲۔ ایل

ضلع ڈیرہ غازیخان:۔ بستی بزدار ضلع راجن پور، الہ آباد۔ ضلع جھنگ۔ گڑھ موڑ، خوشاب:۔ جوہر آباد، کھائی کلاں، اوڑہ، تلہٹر بالی، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ:۔ چک ۹۴۔ جے۔بی ابادان، چک ۴۲۶ جے۔بی، ضلع رحیم یار خان:۔ چک ۲۶۴۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ پی۔ ضلع ساہیوال:۔ چک ۱۲۲، ۹، ایل۔ ضلع فیصل آباد:۔ چک ۳۶، جی۔بی،

وقفِ جدید کا بنیادی مقصد

ہر جماعت میں معلّم وقفِ جدید کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت میں جتنی بھی تحریکیں کی جاتی ہیں ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عظمت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ انہی تحریکوں میں سے ایک تحریک وقفِ جدید بھی ہے۔ اس تحریک کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہماری جماعتوں میں ہر جگہ ایسے معلم موجود ہوں جو روزمرہ کی باتوں میں قرآن کریم کے احکام بتائیں اور لوگوں کی تربیت کریں۔"

(خطبہ جمعہ ۱۳ جنوری ۱۹۷۸ء)

اس وقت کثرت سے جماعتوں کی طرف سے معلمین کے لئے مطالبات آرہے ہیں لیکن وقفِ جدید کو معلمین کی قلت کی وجہ سے مطالبات پورے کرنے میں دقت پیش آرہی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ تعلیم و تربیت کا شوق رکھنے والے مخلص دوست حضور کے ارشاد کے مطابق بطور معلم وقفِ جدید اپنی زندگی وقف کریں اور خدمتِ دین کا مبارک فریضہ ادا کرکے ثواب دارین کے وارث بنیں۔

ایسے احباب مقامی جماعت کے صدر کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں ۳۰ ستمبر تک وقفِ جدید کو ارسال کریں۔ (ناظم ارشاد وقفِ جدید)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ ستمبر ۱۹۸۴ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ ستمبر ۱۹۸۴ء شائع ہو چکا ہے اور مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۸۴ء کو خریداران و ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے۔

جن خریداران کو اس ماہ کے آخر تک نہ ملے وہ دوبارہ منگوالیں۔

(مینجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

ولادت

● خاکسار کی لڑکی عزیزہ مبشرہ سلطان اور عزیزم سلطان احمد خان مقیم برلن مغربی جرمنی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے بروز عید الاضحیہ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۸۴ء فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچہ کا نام مولود احمد خان تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور صالح بنائے اور درازیٔ عمر عطا فرمائے اور بچہ والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو آمین

(چوہدری) احمد الدین آڈیٹر و جنرل سیکرٹری ضلع فیصل آباد۔ ۲۰۳/بی پیپلز کالونی۔ فیصل آباد)

سنہری موقع

ربوہ کی سب سے بارونق شاہراہ کالج روڈ پر واقع

راجہ مارکیٹ میں دوکانیں نہایت مناسب کرایہ پر حاصل کریں۔ کوئی ایڈوانس نہیں۔ فوری قبضہ، ٹیلرنگ، جنرل سٹور، کپڑے کا کاروبار اور دیگر کاروبار کرنے والوں کے لئے سنہری موقعہ

نوٹ: بجلی۔ پانی۔ باتھ روم۔ فلش لٹرین کی سہولت بھی میسر ہے

رابطہ و کرایہ نامہ کے لئے: ہمارے مختار: میر مبشر احمد طاہر آف پیپر کیش اینڈ کیری شاپنگ سنٹر راجہ مارکیٹ کالج روڈ سے ملیں۔

راجہ احمد خان پروپرائٹر راجہ مارکیٹ کالج روڈ۔ ربوہ

۲۸ ستمبر سے ہفتہ تحریک جدید منائیں

تحریک جدید کے نئے سال کا استقبال

احباب جماعت بخوبی جانتے ہیں کہ تحریک جدید کا سال ۳۱ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو جاتا ہے اور اب سال رواں کے ختم ہونے میں ڈیڑھ ماہ باقی رہ گیا ہے۔ نئے سال کا استقبال کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم سال رواں کی جملہ ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔ سال رواں کی ایک اہم ذمہ داری یہ تھی کہ ہم اس میں وعدہ جات کو ۵۰ لاکھ روپے تک پہنچائیں۔

۔۔ اندریں صورت ہر جماعت اپنے وعدہ جات میں ۶۶ فیصد اضافہ پیش کرنے کے لئے مکلف ہے۔

۔۔ دوسری اہم ذمہ داری موعودہ رقم کی سو فیصد ادائیگی ہے

اب جبکہ سال رواں ختم ہو رہا ہے۔ ان دونوں امور کا آخری محاسبہ کرنا ازبس ضروری ہے۔ لہذا ہر جماعت سے درخواست ہے کہ وہ

(۱) ماہ تبوک/ستمبر کے آخری ہفتہ میں یعنی ۲۸ ستمبر سے ۴ اکتوبر تک ہفتہ تحریک جدید منائے۔

(۲) ٹارگٹ سے وعدہ کم ہو تو اسکی تلافی کی جائے۔

(۳) وصولی کو سو فیصد پہنچا کر دم لیا جائے۔

نئے سال کا شایان شان استقبال کرنے کا یہی احسن طریقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

(وکیل المال اوّل)

۔ ضروری تصحیح ۔

الفضل کے شمارہ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۴ء میں حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم کے بارے میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں ایک جملہ یہ بھی لکھا گیا ہے۔

"ربوہ کی زمین کی واجب الادا رقم حضرت نواب صاحب نے اپنی جیب سے ہی ادا کر دی تھی۔"

بلاشبہ ربوہ کی زمین خریدنے کا شاندار کارنامہ حضرت نواب محمد دین صاحب نے سرانجام دیا تھا مگر زمین کی قیمت صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے ادا کی تھی۔

قارئین اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ ادارہ اس تاریخی فروگزاشت پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

اعلان گمشدگی

ایک عدد بکرا سفید رنگ کا جس پر سیاہ دھبے بھی ہیں ۳ ستمبر کو گم ہو گیا تھا۔ جس صاحب کو ملے ہو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ (احسان الرحمٰن باب الابواب ربوہ)

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان کے

فرزند و جانشین

حکیم عبد الحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

۲۷، ۲۸ ستمبر ۱۹۸۴ کو مطب میں حاضر ہوں گے

جمعرات ۳ بجے تا ۱۰ بجے شام
جمعہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے دوپہر

(مینجر) مشہور دواخانہ ربوہ